(S_2002_5_86_88)

سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 5 ایس سی آر

منصب علی

بنام

ایرسان و دیگر

13/ دسمبر، 2002

[ایم۔ بی۔ شاہ اور ڈی۔ ایم۔ دھرمادھیکاری، جسٹسز]

فوجداری ضابطہ اخلاق، 1973 -ضمانت دینا یا انکار کرنا- عدالتوں کو ضمانت کی منظوری یا انکار کی وجوہات بتانی چاہئیں۔اختیار کو غیر سنجیدہ یا بے پرواہ انداز میں استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

مدعا علیہ ملزم کو آئی پی سی دفعات 147، 148 اور 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعات 307، 323 کے تحت جرائم کے لیے دیگران کے ساتھ مقدمے کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔عدالت عالیہ نے مدعا علیہ ملزم کو ضمانت دے دی اور اس بات کی نشاندہی نہیں کی کہ وہ صرف ایک ملزم کو ضمانت دینا کیوں مناسب سمجھتی ہے۔اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کو نمٹاتے ہوئے عدالت نے

فیصلہ .1.1: فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعات فوجداری عدالتوں کو زیر التواء مقدمے یا سزاوں کے خلاف اپیل میں ملزم کو ضمانت دینے کے لیے صوابدیدی دائرہ اختیار فراہم کرتی ہیں۔چونکہ دائرہ اختیار صوابدیدی ہے اس لیے کسی فرد کی آزادی کے قیمتی حق اور عام طور پر معاشرے کے مفاد کو متوازن کرتے ہوئے اسے بڑی احتیاط اور احتیاط کے ساتھ استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ضمانت دینے یا انکار کرنے

میں، عدالتوں کوضمانت دینے یا انکار کرنے کی وجوہات کی نشاندہی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، بہت مختصر ہو سکتی ہے۔ اختیار کو غیر سنجیدہ یا بے پرواہ انداز میں استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

[G،F-87]

1.2۔ فوری معاملے میں، عدالت عالیہ کے جج نے الزام کی نوعیت، کردار، رویے، پس منظر اور ملزم کے موقف جیسے متعلقہ عوامل پر مناسب غور نہیں کیا، اس طرح عدالت عالیہ کا حکم جائز نہیں ہے۔ [سی-88]

1.3۔ چونکہ سیشن ٹرائل جس میں ملزم کو ضمانت پر بڑھایا گیا تھا مہم کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے اور شواہد کا بڑا حصہ ریکارڈ کیا گیا ہے، اس لیے یہ عدالت پولیس کے کاغذات اور ٹرائل کورٹ کے بذریعے اب تک ریکارڈ کیے گئے شواہد کو دیکھنے سے گریز کرتی ہے تاکہ ضمانت کی منسوخی کے لیے مستغیث کی استدعا پر غور کیا جا سکے۔ مقدمے کی سماعت کرنے والے سیشن جج کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ ضمانت کی منسوخی کے لیے مستغیث کی موجودہ درخواست پر غور کریں۔ استغاثہ اور ملزم کے وکیل کو سننے کے بعد ضمانت جاری رکھنا یا اسے منسوخ کرنا سیشن جج کی منصفانہ صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ [D-E-88]

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ :2002 کی فوجداری اپیل نمبر 1312۔

2001 کے فوجداری ایم بی اے نمبر 1043 میں اترانچل عدالت عالیہ کے مورخہ 28.11.2001 کے فیصلے اور حکم سے۔

اشونی گرگ اور وجے کمار، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندہ نمبر 2 کے لیے محترمہ الکا اگروال، محترمہ سنگیتا شرما، محترمہ ڈوروتھی مائیکل اور راجے کے اگروال۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے ایس اے صدیقی، حسن انصر اور گڈول اندیور۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

جسٹس دھرمادھیکاری۔ اپیل کی اجازت دی جاتی ہے۔

فریقین کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کو بالآخر اپیل کی خوبیوں پر سنا جاتا ہے۔

شکایت کنندہ نے اترانچل عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج کی طرف سے کئی شریک ملزموں کو ضمانت دینے کے ایک غلط حکم کے خلاف اس عدالت سے رجوع کیا ہے، جو کہ 2001 کے جرم نمبر 148 میں دفعات 302، 2317، 3047 اور 3047 کے تحت دیگر کے ساتھ مقدمے کا سامنا کر رہا ہے۔ تعزیرات ہند کی دفعہ 149۔

فوجداری ضابطہ اخلاق کی دفعات فوجداری عدالتوں کو زیر التواء مقدمات یا سزاوں کے خلاف اپیلوں میں ملزموں کو ضمانت دینے کے لیے صوابدیدی دائرہ اختیار فراہم کرتی ہیں۔ چونکہ دائرہ اختیار صوابدیدی ہے اس لیے کسی فرد کی آزادی کے قیمتی حق اور عام طور پر معاشرے کے مفاد کو متوازن کرتے ہوئے اسے بڑی احتیاط کے ساتھ استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ ضمانت دینے یا انکار کرنے میں، عدالتوں کو ضمانت دینے یا انکار کرنے کی وجوہات کی نشاندہی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، بہت مختصر ہو سکتی ہے۔ اختیار کو غیر سنجیدہ یا بے پرواہ انداز میں استعمال نہیں کرنا چاہیے جیسا کہ اس معاملے میں فاضل جج نے کیا ہے۔

مستغیث کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل مدعا علیہ ملزم کو ضمانت دینے کے حکم پر شدید تنقید کرتے ہیں۔ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ ارسان ضمانت پر تھا جو اس کی طرف سے چار شریک ملزموں کے ساتھ دائر کی گئی 1998 کی فوجداری اپیل نمبر 78 زیر التوا تھی۔ ضمانت کی مدت کے دوران ہی اس پر الزام لگایا گیا ہے کہ اس نے ڈاکٹر ایوب کے قتل عمد اور قیوم اور کلو کو زخمی کرنے کا جرم کیا ہے۔ جرم کی سنگینی اور

الزامات کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے سیشن جج ہریدوار نے 31.10.2001 پر ضمانت کی درخواست مسترد کر دی۔

جج نے اپنے حکم نامے کے ذریعے مدعا علیہ ارسان کو ضمانت دے دی اور اس بات کی نشاندہی نہیں کی کہ اس نے صرف ایک ملزم کو ضمانت دینا کیوں مناسب سمجھا۔ اعتراض شدہ حکم سے یہ واضح نہیں ہے کہ فاضل جج نے متعلقہ عوامل جیسے الزام کی نوعیت، استغاثہ کے ذریعے جمع کیے گئے شواہد، کردار، طرز عمل، پس منظر اور ملزم کے موقف پر مناسب غور کیا ہے۔

ہم عدالت عالیہ کے فیصلے کو مسترد کرتے ہیں۔ ہم ضمانت کی منسوخی کے لیے مستغیث کی استدعا پر غور کرنے کے لیے پولیس ریکارڈ اور ٹرائل کورٹ کی طرف سے اب تک جمع کیے گئے شواہد کو دیکھنے کے لیے بھی مائل تھے، تاہم ہم نے ایسا کرنے سے گریز کیا کیونکہ مدعا علیہ ملزم ارسان کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل نے بتایا کہ سیشن ٹرائل جس میں ملزم کو ضمانت پر بڑھایا گیا تھا، مقدمہ کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے اور شواہد کا ایک بڑا حصہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

مذکورہ بالا حالات میں، ہم مقدمے کی سماعت کرنے والے تجربہ کار سیشن جج کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ پولیس کے کاغذات اور مقدمے میں اب تک درج کیے گئے شواہد کی بنیاد پر ضمانت کی منسوخی کے لیے مستغیث کی موجودہ درخواست پر غور کرے۔ ہم استغاثہ اور ملزم کے وکیل کو سننے کے بعد ضمانت جاری رکھنا یا اسے منسوخ کرنا فاضل سیشن جج کی منصفانہ صوابدید پر چھوڑتے ہیں۔

اس طرح اپیل نمٹا دی جاتی ہے۔

این جے۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2025.06.04 15:45
I am the author of this
document